# عدالتی خلع اور فسخ نکاح کی شرعی حیثیت

## مسلم انفساخ نکاح ایکٹ ۱۹۳۹ء اور مسلم عائلی قوانین کی روشنی میں

مولانا حافظ شفیق الرحمن

### موضوع کی اہمیت:

اسلامی خاندان کی ابتداء ''نکاح'' سے ہوتی ہے ۔جس میں منسلک ہوجانے کے بعدایک مسلمان مرداورعورت ایک دوسرے کے زندگی بھر کے ساتھی بن جاتے ہیں۔ان کا باہمی تعلق اس قدرلطیف ہوتاہے کہ قرآن مجیدنے دونوں کوایک دوسرے کالباس قراردیاہے۔''نکاح'' کے ذریعے ان دونوں کے درمیان ایک مقدس رشتہ قائم ہوجاتاہے۔ان کے مابین پاکیزہ محبت اورحقیقی الفت پر مبنی ایک عظیم رشتہ معرض وجودمیں آجاتاہے۔اوروہ مفادات سے بالاترہوکرایک دوسرے کے دکھ درد کے ساتھی بن جاتے ہیں۔ان میں سے ایک کی خوشی دوسرے کی خوشی اورایک کی تکلیف دوسرے کی تکلیف شمارہوتی ہے۔وہ ایک دوسرے کے ہمدردوغم گساربن کرباہم مل کرزندگی کی گاڑی کوکھینچتے رہتے ہیں۔مرداپنی جدوجہد کے ذریعے پیسہ کماکراپنی اپنی شریک حیات اوراپنے بچوں کی ضرورتوں کاکفیل ہوتاہے۔اوربیوی گھریلوامورکی ذمہ دار'اپنے خاوندکی خدمت گزاراوراسے سکون فراہم کرنے اوربچوں کی پرورش کرنے جیسے اہم فرائض اداکرتی ہے۔تاہم بعض اوقات یہ عظیم رشتہ مکدرہوجاتاہے' اس میں دراڑیں پڑجاتی ہیں'اورالفت ومحبت کی جگہ نفرت وکدورت آجاتی ہے۔ اور معاملات اس قدربگڑجاتے ہیں کہ طلاق تک کی نوبت آجاتی ہے۔

موجودہ دورمیں عائلی حقوق کے حوالہ سے عدالتی طلاق کے جواز وعدم جواز میں ایک بہت بڑااختلاف موجود ہے۔آج کل ہمارے معاشرے میں بدقسمتی سے طلاق'خلع اورفسخ نکاح کے واقعات عام ہیں اورماضی کے تعاقب میں اس میں روز بروزاضافہ ہورہاہے۔اس کی متعددمعاشی' معاشرتی اورنفسیاتی

وجوہ ہوسکتی ہیں ان من جملہ وجوہ میں سے تحمل اور برداشت کا فقدان بے انتہا مہنگائی، ضروریات زندگی کا عام آدمی کی دسترس سے باہر ہونا، بے روزگاری، نوجوان لڑکے اور لڑکیوں میں تعلیم کا تفاوت، معاشرے کی انتہائی غربت میں تقسیم اور متوسط طبقے کا غیر محسوس انداز میں تحلیل ہوتے چلے جانا، غیر اسلامی وغیر شرعی رسوم کی یلغار، عام زندگی میں اور بالخصوص الیکٹرونک، پرنٹ میڈیا کے ذریعے نمائش اور معاشی برتری کا غیر معمولی اظہار، نچلے طبقات میں احساس محرومی کا ابھرتا ہوا احساس اور ایک انتقامی جذبے کا ذہنوں میں پیوست ہونا اور اس پر مستزاد دینی تعلیم و تربیت اور دینی ماحول و مزاج کا فقدان ہے کیونکہ دین اور تعلیمات نبوی ﷺ سے ہی انسان میں قناعت، شکر نعمت، حقوق کی پاس داری، حفظ مراتب اور اکرام انسانیت کے فضائل پیدا ہوتے ہیں ورنہ مندرجہ بالا عوامل کی کوکھ سے مختلف نفسیاتی عوارض، اخلاقی مفاسد اور سماجی مسائل جنم لیتے ہیں کم ہمت لوگ اپنے آپ کو اور اپنے خاندان کو برباد کردیتے ہیں اور دینی تربیت سے عاری نسبتاً جری اور اپنے ساتھ پورے معاشرے کا امن وسکون غارت کرتے ہیں اور انسانی جان و مال اور آبرو کی حرمت کو پامال کرتے ہیں۔

عدالتی طلاق، اور فسخ نکاح کے بہت ہی پے چیدہ مسائل ہیں اور ان تمام مسائل کے بارہ میں بہت سے ارباب و دانش و فکر نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے میری سعی بھی اسی موضوع کی وضاحت میں ہے اس مقالہ میں، عدالتی خلع اور فسخ نکاح، کے بڑھتے ہوئے واقعات کے اسباب اور ان کا حل قرآن وسنت کی روشنی میں تلاش کرنا اس کے علاوہ اسلام کے قانون طلاق کو قرآن وحدیث کی روشنی میں واضح کرنا اور مختلف ائمہ کے اقوال کی وضاحت اور جدید فقہی مسائل کو بیان کرنا مقصود ہے۔ تاکہ اس کا ناجائز استعمال روکا جاسکے اور اسے اس کی شرعی حدود میں ہی استعمال کیا جاسکے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں پاکیزہ اور خوشگوار ازدواجی نصیب کرے اور ہم سب کو دنیا و آخرت کی ہر بھلائی عطا کرے۔ آمین

بحث اول: مسلم انفساخ نکاح ایکٹ ۱۹۳۹ء

قانون انفساخ ازدواج مسلمانان مجریہ ۱۹۳۹ء

(The Dissolution of Muslim Marriages Act,1939)

یہ قانون ۱۷ مارچ ۱۹۳۹ء کو لاگو ہوا اسے برطانوی مجلس قانون ساز نے منظور کیا۔ یہ قانون اس لیے بنایا گیا تھا تاکہ جو شادیاں قانون شریعت کے تحت منعقد ہوں اور پھر فسخ ہوجائیں ان کے معاملات کو طے کیا جائے۔

☆عام وہ لفظ ہوتا ہے جو افراد کی ایک جماعت کو لفظاً یا معناً شامل ہو☆

دفعات

دفعہ نمبر ا:

ا۔اس ایکٹ کا نام قانون برائے انفساخ ازدواج مسلمانان مجریہ ۱۹۳۹ء ہے

جسے انگریزی میں (The dissolution of Muslim Marriages Act,1939) کہا جاتا ہے۔

۲۔اس کا اطلاق حصہ (بی) کی ریاستوں کے علاوہ کل برطانوی ہند پر ہوگا۔

دفعہ نمبر ۲ نکاح کو فسخ کرنے کے لئے ڈگری حاصل کرنے کی وجوہات:

وہ عورت جس کی شادی شرع اسلام کے مطابق منعقد ہوئی ہو وہ مندرجہ ذیل طریقوں سے نکاح فسخ کرنے کے لئے ڈگری حاصل کرسکتی ہے۔

ا۔شوہر کا چار سال تک لاپتہ رہنا۔

۲۔شوہر اگر نفقہ دینے میں کوتاہی کرے۔

۳۔شوہر کو اگر ۷ سال یا زیادہ کی سزا ہو جائے۔

۴۔بغیر معقول وجہ کے اگر شوہر تین سال تک حقوق زوجیت ادا نہ کرے۔

۵۔شوہر شادی کے وقت یا بعد میں مسلسل نامرد رہا ہو۔

۶۔شوہر اگر دو سال تک پاگل یا جنسی امراض میں مبتلا رہا ہو۔

۷۔اگر لڑکی کا نکاح اس کے گھر والے اس کی ۱۶ سال سے کم عمر میں کردیں اور رخصتی نہ ہوئی ہو تو وہ لڑکی اگر ۱۶ سال کی عمر کو پہنچ گئی ہے اور اپنی شادی کی تنسیخ کرانا چاہتی ہے تو وہ ۱۸ سال کی عمر کو پہنچنے سے پہلے پہلے اپنی شادی کی اس صورت میں تنسیخ کراسکتی ہے اسے خیار البلوغ یعنی بلوغت کا حق بھی کہا جاتا ہے۔ایسی صورت میں لڑکی واضح اظہار یا انکار سے بچپن کے نکاح کو تسلیم یا انکار کردیتی ہے اور محض فیملی کورٹ سے اس کی توثیق کرانا ہوتی ہے۔

(نوٹ: یہ حق صرف اسی صورت میں ہے اگر صرف نکاح ہوا ہو اور رخصتی نہ ہوئی ہو)

۸۔شوہر کے ظلم کی مندرجہ ذیل صورتوں میں بھی بیوی فیملی کورٹ سے تنسیخ نکاح کی ڈگری حاصل کرسکتی ہیں۔

(الف) زوجہ کے ساتھ بداخلاقی کے ساتھ پیش آنا۔

(ب) فاحشہ عورتوں سے تعلق۔
(ج) عورت کو، غیر اخلاقی زندگی گزارنے پر مجبور کرنا۔
(د) عورت کی جائیداد وغیرہ فروخت کرنا۔
(ر) عورت کے مذہبی خیالات پر پابندی لگانا۔
(س) شوہر اگر ایک سے زائد بیویاں رکھتا ہو تو ان کے درمیان قرآن کے اصولوں کے مطابق انصاف نہ کرنا۔

## ۹۔شرائط فسخ نکاح

مذکورہ اسباب میں کسی ایک کی بنا پر فسخ نکاح کے عمل میں آنے کی شرائط حسب ذیل بیان کی جاتی ہیں۔
(الف) مذکورہ سبب نمبر ا کی بنا پر عدالت سے جاری کردہ ڈگری اجراء کے چھ ماہ تک غیر مؤثر رہے گی۔اس اثناء میں اگر شوہر عدالت میں خود آ جائے یا اپنی زوجہ کے حقوق زوجیت ادا کرے تو ڈگری عدالت منسوخ کر دے گی۔
(ب) مذکورہ سبب نمبر ۵ کی بنیاد پر عدالت کی ڈگری دینے سے پہلے شوہر کی درخواست پر اسے حکم صادر کرے گی کہ وہ ایک سال کے اندر عدالت کو یہ باور کرائے کہ اس کی نامردی ختم ہوگئی ہے۔اور اگر وہ کامیابی سے ایسا کرے تو عدالت ڈگری اس کے حق میں دے دیگی۔

## اس دفعہ کی وضاحت

**ا۔شوہر کا چار سال تک لاپتہ ہونا:**

شوہر اگر چار سال تک لاپتہ ہو تو اس کی بیوی بذریعہ عدالت تنسیخ نکاح کی ڈگری حاصل کرسکتی ہے۔
چار سالہ غیر موجودگی ایسی ہونی چاہیے کہ شوہر کا اس عرصہ سے کوئی اتا پتہ معلوم نہ ہو۔عورت تنسیخ نکاح کے لیے عدالت میں مندرجہ ذیل شرائط کے ساتھ دعوی کرسکتی ہے۔
(الف) ہمراہ دعوی ان اشخاص کے نام اور پتے دینے ہوں گے جو شوہر کی موت پر اس کے قانونی وارث بن سکتے ہیں۔
(ب) شوہر کے ماموں یا بھائی کوئی اگر ہوں خواہ وارث نہ بھی ہوں فریق مقدمہ بنایا جائے گا۔شوہر کی غیر حاضری کی بنا پر عدالت کی جاری کردہ ڈگری تاریخ اجراء سے چھ ماہ بعد

موثر ہوگی۔تاریخ ڈگری سے چھ ماہ مکمل ہونے تک اگر شوہر واپس آجائے اور اپنے فرائض ادا کرنے کا وعدہ کرے تو ڈگری منسوخ تصور ہوگی۔

**۲۔شوہر اگر نقطہ دینے میں کوتاہی کرے:**

دفعہ ۳۲۵ محمڈن لاء کے تحت اگر شوہر نے عرصہ دوسال بیوی کو نان ونفقہ دینے میں غفلت کی ہو یا قاصر رہا ہو تو بیوی کو تنسیخ نکاح کی ڈگری حاصل کرنے کا حق ہوگا دفعہ ہذا کے الفاظ یہ ہیں۔

The wife is entitled to obtain a decree for the dissolution of her marriage if the husband has neglected or has failed to provide for maintenance for a period of two years.

بیوی کو نان ونفقہ ادا کرنا شوہر کی شرعی اور قانونی ذمہ داری ہے۔اعلی عدالتوں نے اکثر فیصلوں کو نان ونفقہ کی ادائیگی شوہر کا فرض لازم قرار دیا ہے۔عورت نہ صرف نان ونفقہ کی عدم ادائیگی پر تنسیخ نکاح کی ڈگری حاصل کرسکتی ہے بلکہ اگر شوہر کوتاہی کا مرتکب ہوگا تب بھی بیوی کو حق حاصل ہوگا کہ وہ بذریعہ عدالت تنسیخ نکاح کی ڈگری حاصل کرلے۔خاوند کا یہ عذر بھی قابل قبول نہیں ہوگا کہ وہ بوجہ غربت' جیسا کہ ڈھاکہ ہائیکورٹ نے قرار دیا ہے کہ حقوق زوجیت ادا کرنے سے بلاوجہ چھوڑ کر چلی جائے تو خاوند یہ عذر لے سکتا ہے جبکہ کراچی ہائیکورٹ کے مطابق خاوند کا یہ عذر بھی ناقابل قبول ہے۔نان ونفقہ سے مراد وہ سب چیزیں ہیں جو زندگی بسر کرنے کے لئے ضروری ہیں۔

**۳۔شوہر کا قید ہونا:IMprisonment of Husband**

مسلم انفساخ ایکٹ ۱۹۳۹ء ایک مسلم عورت کو یہ چارہ کار بھی فراہم کرتا ہے۔کہ اگر اس کا خاوند سات سال یا اس سے زیادہ سزا پائے تو بیوی کو حق حاصل ہے کہ وہ بذریعہ عدالت تنسیخ نکاح کی ڈگری حاصل کرے چارہ کار ہذا کی تفصیل دفعہ ۳۲۶ محمڈن لاء میں موجود ہے خاوند کو سزا کی صورت میں اس وقت تک فیملی کورٹ تنسیخ نکاح کی ڈگری پاس نہیں کریگی جب تک سزا اپیل وغیرہ کے بعد فائنل نہ ہوچکی ہو۔

**۴۔شوہر کی نامردی Impotence of Husband**

یہ چارہ کار اس لحاظ سے اہم ہے کہ اس نے پہلے سے موجود تمام ضابطوں اور اصولوں کو کسی حد تک بدل

دیا۔ پوری تفصیل دفعہ ۳۲۸ محمڈن لاء کی شرح میں موجود ہے۔ دفعہ ہذا کے تحت:

The wife is entitled to obtain a decree for the dissolution of her marriage if the husband was impotent at the time of the marriage and continues to be so,but before passing a decree on this ground the court is bound,on application by the husband,to make an order requiring the husband,to satisfy the court within the period of one year from the date of such order that he has ceased to be important and if the husband so satisfies the court within such period,on decree can be passed on the ground of his impotence.

”اگر شوہر شادی کے وقت نامرد تھا اور نامرد ہی رہا ہے تو بیوی اپنے نکاح کی تنسیخ کے لئے عدالت سے ڈگری حاصل کرنے کی حقدار ہے لیکن ایسی ڈگری صادر کرنے سے قبل عدالت کا فرض ہوتا ہے کہ وہ شوہر کی درخواست پر اسے حکم دے کہ وہ اس حکم سے عرصہ ایک سال کے اندر عدالت کی تسلی کرے کہ وہ نامرد نہیں رہا۔ اگر شوہر اس عرصہ میں عدالت کی تسلی کرا دے تو اس کی بنا پر کوئی ڈگری صادر نہیں کی جائے گی۔“

چارہ کار ہذا اگرچہ پہلے موجود تھا لیکن مسلم انفساخ ایکٹ ۱۹۳۹ء میں شامل ہو کر مندرجہ ذیل تبدیلیوں کا باعث بنا۔

۱۔ عورت کے لیے لازم نہ ہے کہ وہ ثابت کرے کہ بوقت نکاح اسے شوہر کی نامردی کا علم نہ تھا۔ قانون ہذا سے پہلے یہ عورت کو ثابت کرنا پڑتا تھا۔

۲۔ مرد کی نامردی کے خاتمے کے لئے ایک سالہ تسلی کا عرصہ لازمی نہیں رہا۔

۳۔ بیوی کے لئے لازم نہ ہے کہ وہ ایک سالہ آزمائشی عرصہ گزرنے کے بعد یہ ثابت کرے کہ اس کا شوہر نامرد نہیں رہا یہ ثابت کرنا مرد کا کام ہے کہ وہ اپنی مردانگی ثابت کرے۔

۴۔ اگر بیوی کو اکثر و بیشتر زدوکوب کرتا ہو۔

۵۔ ظلم یا اپنے رویہ سے بیوی کی زندگی اجیرن کر دے خواہ ایسا سلوک جسمانی بدسلوکی میں نہ آتا ہو۔

۶۔ بدنام عورتوں کی صحبت میں رہتا ہو یا بدنام زندگی بسر کرتا ہو۔

☆ مقید کیا ہے؟ مقید وہ ہے جس میں ذات کے ساتھ صفت کا بھی لحاظ رکھا جاتا ہے ☆

۷۔بیوی کوغیر اخلاقی زندگی بسر کرنے پرمجبور کرتا ہو۔
۸۔شوہر اگر بیوی کی جائیداد فروخت کردے۔
۹۔بیوی کواس کی جائیداد استعمال کرنے سے روکے۔
۱۰۔شوہر مذہبی عقائد میں رکاوٹ بنتا ہو۔
۱۱۔ایک سے زیادہ بیویاں رکھنے کی صورت میں یکساں سلوک نہ کرے، تو بیوی کوحق ہے کہ وہ بذریعہ عدالت تنسیخ نکاح کی ڈگری حاصل کرے۔

مندرجہ وجوہات کے علاوہ بیوی مندرجہ ذیل صورتوں میں بھی تنسیخ نکاح کی ڈگری حاصل کرنے کی حقدار ہوگی۔
۱۔اگرشوہر بلاجواز عرصہ تین سال سے اپنے ازدواجی فرائض سرانجام نہ دے رہا ہو۔
۲۔اگرشوہر دوسال سے مخبوط الحواس ہو یا کوڑھ یاکسی دیگر شدید بیماریوں میں مبتلا ہو۔
۳۔اگر بیوی نکاح کے ہونے سے انکار کرے۔

**دفعہ نمبر ۳ وارثان کو نوٹس**

(الف)دفعہ نمبر ۲ کی ضمنی دفعہ ا کے تحت شوہر کے گم ہونے کی صورت میں مقدمہ دائر کرتے وقت مرافعہ میں ان افراد کے نام اور پتے بھی درج کیے جائیں گے جوکہ اس کے فوت ہونے کی صورت میں اس کے وارث قرار پاتے ہیں۔
(ب)ایسے افراد کے نام نوٹس جاری کیا جائے گا۔
(ج)انہیں بھی عذرداری کی اجازت ہوگی۔

**دفعہ نمبر ۴**

زوجہ کے دائرہ اسلام سے خارج ہونے پرخودبخود اس کا نکاح فسخ نہیں ہوگا البتہ وہ دفعہ نمبر ۲ میں درج شدہ اسباب کی بناء پر ڈگری حاصل کرنے کی مجاز ہوگی لیکن اس دفعہ کا اطلاق اس عورت پر نہیں ہوگا جس نے کسی اور دین کوترک کرکے اسلام قبول کیا پھر اسلام کوترک کرکے سابقہ دین اختیار کرلیا۔

**دفعہ نمبر ۵**

اس ایکٹ کی رو سے اگرعورت نے خودنکاح فسخ کرایا ہوتواس سے اس کا حق مہر یا کوئی اورشرعی حق

متاثر نہیں ہوتا۔

دفعہ نمبر ۶

اس دفعہ سے شریعت ایکٹ نمبر ۶ دفعہ نمبر ۵ منسوخ کی جاتی ہے۔ا۔

## بحث دوم: مسلم فیملی لاز ۱۹۶۱ء

## مسلم عائلی قوانین

مسلم عائلی قوانین سے مراد ایسے قوانین ہیں جو کہ شریعت اسلامیہ کی طرف سے ایک مسلمان خاندان کو عطا کیے گئے ہیں جن کا ماخذ قرآن وسنت ہیں اور اس کے بعد اجماع اور قیاس کو بھی مدنظر رکھتے ہوئے ان کو وضع کیا گیا ہے۔ان قوانین میں سے وہ قوانین جن کا تعلق فسخ نکاح سے ہے ان کو ذکر کیا جارہا ہے۔تا کہ بعد میں عدالتی فسخ نکاح کے قانون کی وضاحت ان کی روشنی میں کی جاسکے۔

## مسلم عائلی قوانین کا آرڈیننس نمبر ۸' ۱۹۶۱ء

آرڈیننس ہذا ۱۵ جولائی ۱۹۶۱ء سے نوٹیفکیشن ایس۔آر۔او ۶۵ (آر) مطبوعہ پاکستان گزٹ غیر معمولی کے ذریعہ سے ۱۳ جولائی ۱۹۶۱ سے اطلاق پذیر ہوا اس آرڈیننس کا اطلاق تمام مسلمان شہریوں پر ہوتا ہے چاہے وہ کسی بھی مسلک سے کیوں نہ ہوں تاہم اس آرڈیننس کے دفعہ نمبر ۱ کی ضمنی دفعہ ۲ میں واضح کیا گیا ہے کہ اس آرڈیننس کا اطلاق صرف پاکستان کے مسلمان شہریوں پر ہوگا یہ آرڈیننس سابقاً نافذ العمل کی نوعیت نہیں رکھتا آرڈیننس کی دفعہ ۸ کے احکامات متعلقہ کونسل کا طلاق آرڈیننس ہذا کے نفاذ سے پہلے دائر کردہ مقدمات پر نہیں ہوتا زوجہ کے خلع حاصل کرنے کا حق ایک قانونی حق ہے۔اور اس حق پر آئندہ کے قوانین اثر پذیر نہیں ہوسکتے۔

### آرڈیننس کا اطلاق اور وسعت

آرڈیننس ہذا کا اصل مقصد طلاق کے بڑھتے ہوئے رجحانات اور ازدواج کی غیر ضروری تعداد کو روکنا ہے آرڈیننس کا اطلاق صرف پاکستان کے باشندگان پر ہوگا اور کسی دیگر ملک کے مسلمانوں پر یہ اثر پذیر نہیں ہوگا۔عیسائی باشندگان پر بھی اس کا اطلاق نہیں ہوگا اور یہ کہ اگر کسی مسلم شہری کی زوجہ غیر ملک کی ہو اور اسے طلاق دی گئی ہو تو اس صورت میں بھی اس آرڈیننس کا اطلاق نہیں ہوگا۔اس آرڈیننس کو دوسرے تمام قوانین اور رسم ورواج پر سبقت حاصل ہوگی ایسے قوانین اور رسم

☆ جب غالب رائے کے ساتھ مشترک کے کسی معنیٰ کو ترجیح حاصل ہوجائے تو اس کو موول کہتے ہیں۔

ورواج چاہے اس آرڈیننس کے متضاد ہی کیوں نہ ہوں۔
اس آرڈیننس کے احکامات اوراس کے تحت وضع کردہ قواعد کے تحت مسلم ازدواج کی رجسٹری اوراندراج کوعمل میں لایاجائے گا۔اوراگراندراج نہ کیا گیاہوتو آرڈیننس اسے باطل قرارنہیں دیتا۔

## دفعات آرڈیننس نمبر ۸

مذکورہ بالاآرڈیننس کی وجہ سے قانون شریعت کے بعض اہمیت والے مسائل متاثر ہوئے ہیں۔ذیل میں اس آرڈیننس کی تمام دفعات جوکہ کل تیرہ ہیں تفصیل سے بیان کی گئی ہیں۔

**دفعہ نمبر ا**

(ا)اس آرڈیننس کومسلم فیملی لاز آرڈیننس ۱۹۶۱ء کہاجائے گا۔
(۲)اس کانفاذ پاکستان کےتمام شہریوں پر ہوگا چاہے وہ کسی جگہ پر کیوں نہ ہوں
(۳)یہ اس وقت سے نافذ العمل ہوگا جوتاریخ سرکاری گزٹ میں بتائی جائے گی۔

**دفعہ نمبر ۲ ثالثی کونسل**

یہ کونسل چیئرمین اورشوہراوربیوی کے ایک ایک نمائندہ پرمشتمل ہوگی۔۔

**دفعہ نمبر ۳: آرڈیننس کی دوسرے قانون پرفوقیت**

شادیوں کے متعلق دوسرے قوانین اس کےعلاوہ رسم ورواج وغیرہ۔اس آرڈیننس کوان تمام پربرتری حاصل ہوگی۔
ثالثی کونسل کے بارے میں قانون ثالثی مجریہ ۱۹۴۰ء اورضابطہ دیوانی مجریہ ۱۹۰۸ء کاعدالتیں نفاذ نہیں کرسکیں گی۔

**دفعہ نمبر ۴وراثت**

وراثت کے عمل میں آنے سے پہلے ہی اگرمورث کے کسی لڑکے یالڑکی کی موت ہوجائے توایسے لڑکے یالڑکی کے بچوں کووہی حصہ ملے گاجوان کے والدین اگرزندہ ہوتے توان کوملتا۔

**دفعہ نمبر ۵: شادیوں کی رجسٹریشن**

ہرمسلمان مردجوکہ شادی کرے گاوہ اس آرڈیننس کےتحت اپنی شادی کی رجسٹریشن کرائے گا۔

☆ اگرمشترک کاکوئی معنی متکلم کے بیان سے ترجیح پائے تووہ "مفسر" کہلاتا ہے ☆

**دفعہ نمبر۶: کثرت ازواج**

ایک بیوی کے ہوتے ہوئے دوسری شادی منع کردی گئی ہے۔ جب تک کہ ثالثی کونسل کے ذریعے سے بیوی کی تحریری اجازت نہ حاصل کرلی گئی ہو۔ جب تک بیوی اجازت نہ دے تب تک رجسٹریشن نہیں ہوسکتی۔

**دفعہ نمبر۷: طلاق**

جو شخص اپنی بیوی کو طلاق دینا چاہتا ہے اسے جلد از جلد چیئرمین یونین کونسل کو تحریری درخواست دینی پڑے گی اور اس کی ایک نقل بیوی کو دینی ہوگی خلاف ورزی کی صورت میں سزا کا مستحق ہوگا۔

**دفعہ نمبر۸: طلاق کے علاوہ نکاح کا فسخ ہونا**

جب عورت کو طلاق دینے کا حق دے دیا گیا ہو یا فریقین کسی اور طریقے سے طلاق دینا چاہتے ہوں تو پھر بھی ان پر لازم ہے کہ دفعہ نمبر ۷ کی پابندی کریں۔

**دفعہ نمبر۹: نفقہ**

۱۔ اگر ایک آدمی اپنی بیوی کو نفقہ دینے میں کوتاہی کرے یا زیادہ بیویوں کی صورت میں مساوات نہ رکھ سکا ہو تو اس صورت میں بیوی یا بیویاں چیئرمین کو درخواست دے کر نفقہ وغیرہ مقرر کرواسکتی ہیں اور شوہر کو وہ نفقہ وغیرہ دینا پڑے گا۔

۲۔ فریقین اگر چاہیں تو مقررہ فیس ادا کرکے نظر ثانی کی درخواست دے سکتے ہیں۔

۳۔ اگر شوہر کے ذمہ بیوی کی کوئی رقم ہے تو اسے مال کی طرح وصول کیا جائے گا۔

**دفعہ نمبر۱۰: مہر**

جب نکاح میں کوئی طریقہ ادائیگی کے متعلق نہ درج کیا گیا ہو تو حق مہر عند الطلب ہی تصور کیا جائے گا۔

**دفعہ نمبر۱۱ قانون بنانے کا اختیار**

۱۔ صوبائی حکومت کو اختیار حاصل ہے کہ وہ اس آرڈیننس کو عمل میں لانے کے لئے قانون وضع کرسکتی ہے۔

۲۔ صوبائی حکومت قانون مرتب کرے گی اور ان کی خلاف ورزی کرنے والے کو ایک ماہ قید یا ۲۰۰ روپے جرمانہ کیا جاسکتا ہے۔

۳۔ جو قوانین بنیں گے وہ صوبائی گزٹ میں شامل کئے جائیں گے۔

### دفعہ نمبر ۱۲: بچوں کی شادی کی ممانعت

یہ آرڈیننس بچوں کی شادی کی ممانعت کرتا ہے اور (Child Marriage resraint act) کی دفعات میں چودہ کی جگہ عمر سولہ سال تصور کی جائے گی اور مذکورہ قانون کی دفعہ نمبر ۴ کی جگہ ۱۸ سمجھا جائے گا اور اس کی دفعہ ۱۱ حذف سمجھی جائے گی۔

### دفعہ نمبر ۱۳

قانون انفساخ ازدواج مسلمانان مجریہ ۱۹۳۹ء کی دفعہ نمبر ۱۱ کے بعد نئی شق ۱۱ درج کی جائے گی۔ خاوند کا مسلم عائلی قوانین کے آرڈیننس مجریہ ۱۹۶۱ کے تحت ایک مزید بیوی کو آرڈیننس ہذا کی خلاف ورزی کرتے ہوئے نکاح میں ڈال لینا، شق (۱۷) میں لفظ پندرہ کی بجائے سولہ سمجھا جائے گا۔۲؎

## بعض دفعات کی وضاحت

### ثالثی کونسل

یہ کونسل چیئرمین اور شوہر اور بیوی کے ایک ایک نمائندہ پر مشتمل ہوگی۔ چیئرمین کا مطلب یونین کونسل کا چیئرمین ہوگا یا کوئی ایسا نمائندہ جسے حکومت خود اپنی طرف سے مقرر کرے یا یونین کونسل کے ممبران خود اپنے میں سے کسی مسلم ممبر کو اس مقصد کے لیے منتخب کریں لیکن یہ اس صورت میں ہوگا۔ جب چیئرمین کسی بیماری یا کسی اور وجہ سے اپنا کام سرانجام نہ دے سکے۔

### شادی سے متعلق دفعہ کی وضاحت

شادیوں کے متعلق دوسرے قوانین اس کے علاوہ رسم و رواج وغیرہ۔ اس آرڈیننس کو ان تمام پر برتری حاصل ہوگی۔ ثالثی کونسل کے بارے میں قانون ثالثی مجریہ ۱۹۴۰ء اور ضابطہ دیوانی مجریہ ۱۹۰۸ء کا عدالتیں نفاذ نہیں کر سکیں گی۔

۱۔ ہر مسلمان مرد جو کہ شادی کرے گا وہ اس آرڈیننس کے تحت اپنی شادی کی رجسٹریشن کرائے گا۔

۲۔ نکاح رجسٹرار کو حق حاصل ہوگا کہ وہ نکاح کا بندوبست کرے۔ نکاح رجسٹرار خود یونین کونسل کے پاس رجسٹرڈ ہوگا۔ ایک وارڈ میں صرف ایک ہی رجسٹرار ہو سکتا ہے۔

۳۔ شادی کرنے والے پر لازم ہے کہ وہ شادی کی اطلاع نکاح رجسٹرار کو دے تاکہ اندراج ہو سکے۔

۴۔ شادی کی رجسٹریشن نہ کروانے کی صورت میں تین ماہ قید اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ ہو سکتا

ہے۔یا دونوں بھی عمل میں آسکتے ہیں۔

نکاح ناموں کے فارموں کی تفصیل،طریقہ اندراج اورفریقین کونکاح نامے کی نقل دینااس کے متعلق تمام اصول وضع کیے گئے ہیں۔

ایک شخص فیس اداکرنے کے بعدفارم جس پرکہ اس کی شادی کااندراج ہے اس کی نقل لے سکتا ہے۔

## دوسری شادی کے بارہ میں اجازت

ایک بیوی کے ہوتے ہوئے دوسری شادی منع کردی گئی ہے جب تک کہ ثالثی کونسل کے ذریعے سے بیوی کی تحریری اجازت نہ حاصل کرلی گئی ہو۔اگر بیوی کی باقاعدہ اجازت نہ ہوتب تک رجسٹریشن نہیں ہوسکتی۔

۱۔دوسری شادی کے لئے چیئرمین کودرخواست دینی پڑے گی اوراس میں یہ بھی بتاناپڑے گاکہ نئی شادی کی کیاوجوہات ہیں اورآیاموجودہ بیوی سے اجازت حاصل کرلی گئی ہے یانہیں۔

۲۔چیئرمین درخواست وصول کرنے کے بعدایک ثالثی کونسل مقررکرے گاجوکہ فریقین کے نمائندوں پرمشتمل ہوگی اوراگروجوہات تسلیم کرلی جائیں توشادی کی اجازت دے دی جائے گی۔

۳۔ثالثی کونسل وجوہات کوسننے کے بعداسے باقاعدہ طورپرتحریرکریں گے اورکوئی بھی فریق فیس اداکرکے نظرثانی کے لیے درخواست دے سکتا ہے۔کلکٹرکافیصلہ اس ضمن میں حتمی ہوگااوراسے عدالت میں چیلنج نہیں کیاجاسکے گا۔

۴۔ثالثی کونسل کی منظوری کے بغیرشادی کرنے والے کوپہلی بیوی یابیویوں کاحق مہرفوراًاداکرناہوگا۔

۵۔اگرادائیگی کے لیے مقدمہ ہوجائے توپھرایک سال تک کی قیداور۵ سال تک کی قیدہوسکتی ہے۔

## طلاق سے پہلے اطلاع

۱۔جوشخص اپنی بیوی کوطلاق دیناچاہتاہے اسے جلدازجلدچیئرمین یونین کونسل کوتحریری درخواست دینی پڑے گی اوراس کی ایک نقل بیوی کودینی ہوگی۔

۲۔خلاف ورزی کی صورت میں ایک سال قیدیا۵ہزارجرمانہ دونوں ہوسکتے ہیں۔

۳۔چیئرمین کودرخواست دینے کے ۹۰دن بعدطلاق موثرہوگی۔

۴۔درخواست کی وصولی کے تیس دن کے اندراندرچیئرمین ثالثی کونسل مقررکرے گاجوکہ صلح کی پوری

کوشش کرے گی۔

۵۔طلاق کے اعلان کے وقت اگرعورت حاملہ ہوتو طلاق موثر ہونے کی مدت وضع حمل یا۹۰دن میں سے جوکم ہوگی۔

۶۔جس عورت کا نکاح بوجہ طلاق فسخ ہو چکا ہووہ بغیر دوسری شادی کے اسی شخص کے ساتھ پھر شادی کرسکتی ہے۔مراد یہ کہ آرڈیننس حلالہ کواہمیت نہیں دیتا۔

## تنسیخ نکاح کی صورت میں قانونی طریقہ کار

مسلم عائلی قوانین آرڈیننس ۱۹۶۱ء مع ترمیم ۲۰۱۵ء کے سیکشن ۷ کے مطابق:

۱۔کوئی مرد جواپنی بیوی کوطلاق دینے کی خواہش کرتا ہےتو وہ طلاق کا اعلان جس طرح بھی کرے فوری طور پرایک تحریری نوٹس چیئرمین اوراس کی ایک کاپی بیوی کودیگا۔

۲۔جوکوئی بھی اس سیکشن ۷ کی ذیلی دفعہ ۱ کی خلاف ورزی کریگا اسے ایک سال تک کی سادہ قید یاپانچ ہزارروپے جرمانہ یا یہ دونوں سزائیں اکٹھی بھی ہوسکتی ہیں۔

۳۔طلاق چیئرمین کونوٹس دینے کے ۹۰دن بعد موثر ہوگی (ماسوائے کہ بیوی حاملہ ہوجس کی وضاحت ذیلی دفعہ ۵ میں بیان کی گئی ہے)۹۰دن کے اندراندرطلاق واپس بھی لی جاسکتی ہے۔

۴۔چیئرمین طلاق کا نوٹس وصول کرنے کے بعد ۳۰دن کے اندرمیاں بیوی میں صلح کروانے کے لئے ایک ثالثی کونسل قائم کریگا'اورثالثی کونسل میاں بیوی کے درمیان صلح کروانے کے لئے ہرممکن کوشش کریگی۔

۵۔اگرطلاق دیتے وقت بیوی حاملہ ہوتو یہ طلاق اس وقت تک موثرنہیں ہوگی جب تک بچہ پیدانہ ہوجائے یا۹۰دن پورے نہ ہوجائیں'یعنی ان دونوں میں سے بھی جوبھی مدت بعد میں پوری ہو۔

۶۔کسی بھی ایسی بیوی جس کی شادی اس طرح ختم ہوگئی ہو'کسی اورسے شادی کئے بغیر'واپس پہلے خاوندسے شادی کرنے کی ممانعت ہوگی۔ماسوائے اس صورت کے اس کی پہلے خاوندسے تنسیخ تین بارموثر ہوچکی ہو۔

## طلاق کے علاوہ دیگر تنسیخ نکاح کی صورت میں طریقہ کار

مسلم عائلی قوانین آرڈیننس ۱۹۶۱ء مع ترمیم ۲۰۱۵ء کے سیکشن ۸ کے مطابق:

جہاں عورت کوطلاق تفویض کاحق دیا گیاہواوراپنے اس حق کے تحت شادی تنسیخ کرنے کی خواہش

کرے، یا دوسری صورتوں میں فریقین اپنی شادی کو تنسیخ کرنا چاہیں ان پر مسلم عائلی قوانین آرڈیننس ۱۹۶۱ء کے سیکشن (دفعہ) ۷ کے تحت طریقہ کار لاگو ہوگا۔

وضاحت: تنسیخ نکاح کسی بھی صورت میں ہو اس کا طریقہ کار سیکشن (دفعہ) ۷ کے تحت ہی ہوگا مثلاً ایک نوٹس چیئرمین کو اور اس کی کاپی دلہا یا دلہن کو اور یونین کونسل کا ۹۰ دن کا طریقہ کار

**ثالثی کونسل کی کارروائی برائے موثر کئے جانے تنسیخ نکاح یا صلح فریقین۔**

ثالثی کونسل کی قانونی ذمہ داری وطریقہ کار بابت تنسیخ نکاح

مسلم عائلی قوانین قواعد ۱۹۶۱ء(Rule3.b,5and 6)

یونین کونسل کی سطح پر ثالثی کونسل(Arbitration council): مسلم عائلی قوانین قواعد ۱۹۶۱ء کے قاعدہ 3.B قاعدہ ۵ اور قاعدہ ۶ کے تحت یونین کونسل ایسے معاملات کے سلجھاؤ کے لئے دونوں فریقین کی طرف سے مقرر کردہ نمائندوں پر مشتمل ثالثی کونسل مقرر کریگی اور یونین کونسل سے ایک نمائندہ بطور چیئرمین خدمت انجام دیگا اور ثالثی کونسل کی حسب ضابطہ کاروائی کے بعد حکم نامہ جاری کریگا ثالثی کونسل کی کارروائی دونوں فریقین کی عزت کو مقدم رکھتے ہوئے عام پبلک سے خفیہ رکھی جائے گی۔

ثالثی کونسل کے فیصلے ممبران ثالثی کونسل کی اکثریت سے طے کئے جائیں گے۔

ثالثی کونسل کا فیصلہ چیئرمین کے دستخط کے بعد فریقین کو مفت مہیا کیا جائے گا۔

کثیر الازدواج کی درخواست اور طلاق کے نوٹس کی یونین کونسل میں وصولی کے بعد چیئرمین کونسل سات دن کے اندر اندر دونوں فریقین کو نوٹس جاری کریگا کہ وہ ثالثی کونسل کے قیام کے لئے اس نوٹس کو وصول کرنے کے بعد سات دن کے اندر اندر اپنے نمائندے مقرر کریں۔ اگر ایک پارٹی ملک سے باہر ہے تو چیئرمین کا نوٹس ایمبیسی کے ذریعے بیرون ملک بھی بھجوایا جائے گا۔

**چیئرمین ثالثی کونسل کی متنازعہ حیثیت کی صورت میں**(Rule 6.A)

مسلم عائلی قوانین قواعد ۱۹۶۱ء کے قاعدہ 6.A کے تحت فریقین کو حق حاصل ہے کہ اگر وہ چیئرمین ثالثی کونسل کی حیثیت کو چیلنج کر دیں تو وہ کولیکٹر کو درخواست دے کر اسے تبدیل کرواسکتے ہیں۔ جو دونوں فریقوں کو سن کر حسب ضابطہ تحریری حکم کے ذریعہ فیصلہ سنا سکتا ہے۔۳

# حواشی

1.The Dissolution of muslim Marriages Act,1939

2.Muslim Family law The latest Assault on society

۳۔نکاح خواں/ نکاح رجسٹرار کی قانونی ذمہ داریاں واختیارات' صفحہ ۴۴'۴۰' پنجاب کمیشن برائے حقوق خواتین


اسلامی نظریاتی کونسل

ادارہ جاتی پس منظر اور کارکردگی

(۲ جلد)

مؤلف: ڈاکٹر اکرام الحق یسین

ملنے کا پتہ: سیکرٹری اسلامی نظریاتی کونسل

46۔اتاترک ایونیو سیکٹر G-5/2 اسلام آباد